بسم الله الرحمن الرحيم

حکومت پنجاب

# جناب کامران مائیکل

## وزیرخزانہ پنجاب

کی

# بجٹ تقریر

## برائے مالی سال 12-2011

**10 جون 2011ء**

جنابِ سپیکر!

میرے لئے یہ امر باعثِ اعزاز ہے کہ مجھے آج اس معزز ایوان کے سامنے پنجاب کی جمہوری حکومت کا چوتھا سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2011-12 پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ یہ بجٹ پیش کرنے کے لئے میرا انتخاب پاکستان کی اقلیتوں پر مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں محمد نواز شریف اور جناب محمد شہباز شریف کے اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔

جنابِ سپیکر!

2. یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ 2010 پاکستان کی معیشت کے لئے مجموعی طور پر ایک کٹھن اور صبر آزما سال تھا۔ ابھی ملکی معیشت عالمی کساد بازاری اور مالیاتی بحران کے اثرات سے سنبھلنے کے عمل سے گزر رہی تھی کہ جولائی اور اگست 2010 میں پاکستان کو اپنی تاریخ کے شدید ترین سیلاب کا سامنا کرنا پڑا۔ صوبہ پنجاب کے 11 اضلاع بالخصوص جنوبی پنجاب اس شدید سیلابی ریلے کی زد میں آیا۔ مصدقہ اعدادوشمار کے مطابق پنجاب میں 62 لاکھ افراد متاثر ہوئے جبکہ نقصان کا تخمینہ 2 ارب 57 کروڑ ڈالر یعنی تقریباً 219 ارب روپے لگایا گیا۔

جنابِ سپیکر!

3. یہ امر ہم سب کے لئے باعث اطمینان ہے کہ حکومت پنجاب اس مشکل گھڑی میں سیلاب سے متاثرہ عوام کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی رہی۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاوشوں اور پنجاب کی انتظامی ٹیم کی انتھک محنت کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے امتحان کی اس گھڑی میں نہ صرف متاثرین کے ساتھ ان کا دکھ درد بانٹا بلکہ ان کی بحالی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر دیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف اپریشن کی بذات خودنگرانی کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کی حکومت کی بے مثال مساعی کا ہر سطح پر اعتراف کیا گیا اور مقتدر عالمی پریس نے انہیں دوسرے صوبوں کے لئے قابل تقلید قرار دیا۔ سیلاب میں

گھرے ہوئے افراد کومحفوظ مقامات پر پہنچانا اور ان کو فوری ریلیف دینا حکومت پنجاب کی اولین ترجیح تھی۔ اس مقصد کے لئے متاثرہ علاقوں میں ریلیف کیمپ قائم کئے گئے جہاں لاکھوں بے آسرا اور بے یارومددگار افراد کو قیام و طعام اور علاج معالجہ کی بہترین سہولیات فراہم کی گئیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں وبائی امراض کی روک تھام کے لئے ہنگامی بنیادوں پر ضروری ادویات اور ڈاکٹرز کا انتظام کیا گیا۔ علاوہ ازیں متاثرہ علاقوں میں خوراک اور خیموں کی ترسیل کا بھی خصوصی انتظام کیا گیا اور متاثرین سیلاب کے لئے سپیشل رمضان اور عید پیکیج کا بندوبست بھی کیا گیا۔

جنابِ سپیکر!

4. فوری ریلیف کے بعد متاثرین سیلاب کی آبادکاری کے لئے حکومت پنجاب نے جامع اقدامات کئے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی اپیل پر صاحب ثروت افراد، تارکین وطن اور عوام نے Chief Minister's Relief Fund for Tameer-e-Pakistan میں دل کھول کر عطیات دیئے۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ایک مختصر مدت میں 1 ارب 55 کروڑ روپے کی خطیر رقم کا جمع ہونا وزیراعلیٰ پنجاب کی قیادت پر عوام کے اعتماد کا اظہار ہے۔

جنابِ سپیکر!

5. سیلاب سے متاثرہ بے گھر افراد کی بحالی حکومت پنجاب کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج تھی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حکومتِ پنجاب عوام کی توقعات پر پورا اتری۔ بے گھر افراد کے لئے حکومت پنجاب نے 89 ماڈل villages کی تعمیر کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا۔ ان میں سے 22 ماڈل villages چیف منسٹر ریلیف فنڈ سے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ 67 ماڈل villages ملکی و غیر ملکی مخیرّ حضرات و اداروں کے مالی تعاون سے بنائے جا رہے ہیں۔ ان 67 ماڈل villages میں سے 15 میں تمام اضافی سہولیاتِ زندگی کی فراہمی حکومت پنجاب نے اپنے ذمہ لی ہے جبکہ 17 دیہات کے لئے حکومت پنجاب نے سرکاری زمین فراہم کی۔

جنابِ سپیکر!

6. میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان تمام ماڈل villages میں ہر قسم کی بنیادی سہولیات زندگی یعنی واٹر سپلائی، سیوریج سسٹم کی فراہمی اور ڈسپنسری، سکول اور فنی تعلیمی اداروں کا قیام یقینی بنایا جا رہا ہے تاکہ سیلاب سے متاثرہ بے گھر افراد ان ماڈل villages میں اپنی زندگی کا ایک بہتر انداز میں ازسرنو آغاز کرسکیں۔

جنابِ سپیکر!

7. سیلاب سے متاثرہ افراد کی فوری مالی اعانت کے لئے ایک شفاف بنکاری نظام کے تحت 6 لاکھ 8 ہزار 252 متاثرہ خاندانوں میں وطن کارڈز کے ذریعے 20 ہزار روپے فی خاندان کے حساب سے 12 ارب روپے کی خطیر رقم تقسیم کی گئی۔

جنابِ سپیکر!

8. سیلاب سے متاثرہ انفراسٹرکچر کی فوری بحالی حکومت پنجاب کی اولین ترجیح تھی۔ مالی سال 11-2010 میں شاہرات کی بحالی کے لئے حکومت پنجاب نے ایک ارب 20 کروڑ روپے کی اضافی رقم مہیا کی تاکہ متاثرہ علاقوں سے فوری زمینی رابطہ بحال کیا جا سکے۔ Irrigation infrastructure کو پہنچنے والے نقصان کی فوری بحالی اشد ضروری تھی تاکہ مستقبل کے ممکنہ سیلابی خطروں سے بچا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے رواں مالی سال 11-2010 میں شعبہ آبپاشی کے لئے 2 ارب 75 کروڑ روپے کی اضافی رقم مہیا کی۔ زراعت کے شعبہ کی فوری بحالی کے لئے متاثرہ کاشتکاروں میں 2 ارب 66 کروڑ روپے کی لاگت سے مفت کھاد اور بیج تقسیم کئے گئے۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ سیلاب سے متاثرہ عوام کی مکمل بحالی تک حکومت پنجاب سرگرم عمل رہے گی۔

جنابِ سپیکر!

9. پنجاب میں ہونے والی شدید تباہی کے باوجود ہماری قیادت نے اس مشکل گھڑی میں دوسرے صوبوں کے متاثرین سیلاب کو فراموش نہیں کیا۔ پنجاب نے ہمیشہ کی طرح بھائی کا کردار ادا کرتے ہوئے دوسرے صوبوں میں رہنے والے اپنے تمام متاثرہ بھائیوں کے زخموں پر بھی مرہم رکھا۔ اس دوران حکومت پنجاب تمام صوبائی حکومتوں

سے مسلسل رابطہ میں رہی اور ان کی ضروریات کے پیش نظر ریلیف کا سامان مہیا کرنے کے لئے جامع انتظامات کئے ۔ اس سلسلے میں دوسرے صوبوں کے متاثرین سیلاب کو تقریباً 94 کروڑ روپے مالیت کا سامان بھیجا گیا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ پنجاب نے دوسرے صوبوں کے عوام کے ساتھ اس مشکل گھڑی میں یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جس جذبہ ایثار کا اظہار کیا ہے اس کا تذکرہ پاکستان میں قومی یکجہتی اور اتحاد کے لئے کی جانے والی کوششوں کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

جنابِ سپیکر!

10. سیلاب کے نتیجہ میں ہونے والی تباہ کاریوں اور حکومتی اقدامات کے اس مختصر جائزے کے بعد میں اس معزز ایوان کے سامنے چیدہ چیدہ حکومتی پالیسیوں اور میزانیہ کے خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جنابِ سپیکر!

11. ہمارے لئے یہ بات باعث افتخار ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے بیرونی امداد پر انحصار نہ کرنے اور کشکول توڑنے کا جرأت مندانہ فیصلہ کیا ہے۔اس فیصلے کے مطابق وزیرِاعلیٰ پنجاب نے پاکستان کی خود مختاری، حمیت اور آزادی کے منافی امداد کو قبول نہ کرنے کا تاریخ ساز اعلان کیا جس کی ملک بھر میں غیر معمولی پذیرائی کی گئی۔ کون نہیں جانتا کہ اغیار سے ملنے والی ہر وہ امداد جس کے ساتھ ہماری قومی عزت اور وقار کے منافی شرطیں وابستہ ہوں، پاکستان کی خودمختاری اور آزادی کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ زندہ اور باوقار قومیں ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دیتی ہیں۔ ہم جب تک مانگے تانگے کے وسائل کے سہارے زندگی بسر کرتے رہیں گے اس وقت تک اغیار کے سامنے اپنی عزت اور خودمختاری کا سودا کرنے پر مجبور رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ معاشی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی کا تصور مکمل نہیں ہوسکتا اور میرے نزدیک وزیرِاعلیٰ محمد شہباز شریف کی یہ بات اس ضمن میں قول فیصل کا درجہ رکھتی ہے کہ آج کی دنیا میں یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم اغیار کے ڈالر تو اپنی جیبوں میں ڈال لیں اور احکامات والا لفافہ انہیں واپس کر دیں۔

جنابِ سپیکر!

12. حکومت پنجاب کو برسوں پرانی اس روش کو بدلنے سے پیش آنے والے مسائل کا بخوبی ادراک ہے چنانچہ

ہم نے کفایت شعاری' غیر ضروری اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور مالیاتی نظم ونسق کو بہتر بنا کر صوبے کی معیشت کو خودانحصاری کی منزل سے روشناس کرانے کا راستہ اپنایا ہے تاکہ ہم پاکستان کو حقیقی معنوں میں قائداعظم اور اقبال کا پاکستان بنا سکیں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم صوبے میں گذشتہ دو برس کے دوران جاری غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرنے کے پروگرام پر آئندہ برسوں میں زیادہ موثر انداز میں عملدرآمد کریں گے۔

جنابِ سپیکر!

13. میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو Austerity and Economy Measures کے تحت لئے گئے اقدامات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:

☆ وزیراعلیٰ پنجاب نے سادگی اور بچت کے لئے کئے جانے والے اقدامات کا اپنے سیکرٹریٹ سے آغاز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ آئندہ مالی سال میں ایوان وزیراعلیٰ کے لئے رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینے کے مقابلہ میں تقریباً ایک چوتھائی کم رقم رکھی جا رہی ہے۔

☆ وزیراعلیٰ پنجاب کی سادگی اور کفایت شعاری کی مہم میں ان کا ساتھ دینے کے لئے صوبائی کابینہ کے تمام وزراء نے رواں مالی سال میں اپنے ماہانہ مشاہرے میں 25 فیصد رضاکارانہ طور پر جو کمی کی ہے وہ آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھی جائے گی۔

☆ آئندہ مالی سال میں بھی اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ میں سے فرنیچر' مشینری' durables اور گاڑیوں کی خرید پر غیر ضروری اخراجات نہ کئے جائیں۔ ان تمام اخراجات کے لئے اس مقصد کے لئے قائم کی گئی Austerity Committee کی منظوری لازمی قرار دی جا چکی ہے۔

☆ اسی طرح حکومت پنجاب نے مختلف پراجیکٹس اور کمپنیوں میں تعینات سرکاری ملازمین کو دیئے گئے خصوصی مشاہرے اور مراعات فی الفور ختم کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

☆ ہماری حکومت نے آئندہ بجٹ میں سرکاری افسروں کے لئے ہر طرح کی رہائش گاہوں اور دفاتر کی تعمیر یا تزئین و آرائش پر پابندی عائد کر دی ہے تاہم عدلیہ' تعلیمی اداروں' ہسپتالوں' پولیس

سٹیشنوں اور جیل خانہ جات کی عمارات اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گی۔

- ☆ بچت اور کفایت شعاری کے ان اقدامات کے تحت حکومت پنجاب کے سات محکموں کو یا تو ختم کر دیا گیا ہے یا وہ دوسرے محکموں میں ضم کر دیئے گئے ہیں۔
- ☆ پبلک سیکٹر میں صَرف ہونے والے قومی وسائل سے بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے تمام سرکاری اداروں کا فوری طور پر Performance Audit کروانے کا حکم دیا ہے۔

جنابِ سپیکر!

14. صوبے کی ترقی اورعوام کی خوشحالی کا کوئی پروگرام مالیاتی وسائل اور ذرائع آمدن میں اضافے کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ بے پناہ مالی دباؤ کے باوجود ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان مطلوبہ وسائل کے حصول کے لئے ہم غریب اور متوسط طبقے پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس عائد نہیں کریں گے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ چیلنج اور آزمائش کی اس گھڑی میں اس طبقے کو آگے بڑھ کر ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے جسے قدرت نے اپنی مہربانیوں سے غیر معمولی طور پر نوازا ہے۔ ہم نے آئندہ مالی سال میں صوبے کے ترقیاتی پروگراموں اور غریب عوام کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کے منصوبوں کے لئے وسائل کی فراہمی کی غرض سے ان مظاہر پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے جو پُرتعیش طرز زندگی کا خاصہ سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ آئندہ بجٹ میں بڑے فارم ہاؤسز، سوئمنگ پولزاور Elite Clubs کی ممبرشپ اور سروسز پر ٹیکس/Cess لگانے کی تجاویز ہیں۔ دوسری صوبائی حکومتوں کی مشاورت کے بعد لگژری گاڑیوں پر ٹیکس کو دوبارہ نافذ کرنے پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ متوسط طبقے کے زیر استعمال 1000 سی سی تک کی گاڑیوں کے علاوہ درمیانی اور بڑی نجی گاڑیوں پر بتدریج ٹوکن ٹیکس میں اضافہ کیا جائے گا۔ GST on Services جو کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کو تفویض کر دیا گیا ہے، کو وقتی طور پر FBR کے ذریعے ہی وصول کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاہم آئندہ مالی سال میں صوبہ پنجاب میں تمام محصولات کی وصولی کے لئے پنجاب ریونیو اتھارٹی کے قیام کی تجویز ہے۔ حکومت پنجاب مالی سال 2012-13 سے صوبے میں پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی کے لئے Self Assessment سکیم متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال کے دوران منصوبہ بندی مکمل کر لی جائے گی۔ رواں مالی سال کے دوران

ٹیکس دہندگان کی آسانی کے لئے جدید طرز پر سروس سینٹرز کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ میں یہاں یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پرتعیش طرز زندگی پر عائد کئے جانے والے یہ محصولات خود انحصاری کی منزل کی طرف ہمارے سفر کے پہلے قدم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ وہ منزل ہے جس کا پاکستان کے عوام کو 63 برس سے انتظار ہے۔

جنابِ سپیکر!

15. خود انحصاری کی طرف اس سفر کے حوالے سے میں معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم نقطہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ رواں مالی سال میں وفاق کی طرف سے منتقل کردہ وزارتوں کے اضافی بوجھ' صحت اور تعلیم کے شعبہ میں 10 ہزار نئی آسامیوں' 5 ارب 20 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے ڈاکٹرز کی تنخواہوں میں اضافے' سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں مجوزہ اضافے کے باوجود ہماری حکومت نے رواں مالی سال کے مقابلے میں آئندہ مالی سال کے غیر ترقیاتی اخراجات میں صرف 12 فیصد اضافہ کیا ہے۔ جبکہ ترقیاتی اخراجات کی مد میں رواں مالی سال کی نسبت آئندہ مالی سال میں 14 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ آئندہ مالی سال کا میزانیہ حقیقی معنوں میں ایک عوام دوست اور ترقیاتی بجٹ ہے۔

جنابِ سپیکر!

16. توانائی کا بحران آج پاکستان کے سنگین ترین مسئلے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ بجلی اور گیس کی فراہمی میں تعطل کے نتیجے میں ہماری صنعتیں مفلوج ہو چکی ہیں اور صنعتوں میں کام کرنے والے مزدوروں اور محنت کشوں کو بے روزگاری اور شدید معاشی مسائل کا سامنا ہے۔ بدقسمتی سے توانائی کے بحران اور بجلی اور گیس کی متواتر لوڈشیڈنگ نے باقی صوبوں کی نسبت پنجاب میں صنعتی اور کاروباری سرگرمیوں پر کہیں زیادہ منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔ بجلی اور گیس کی قلت کے سنگین مسئلے اور اس سلسلے میں پنجاب کے ساتھ وفاقی حکومت کے امتیازی سلوک کے پیش نظر' حکومت پنجاب نے توانائی کی پیداوار کے میدان میں سرگرم عمل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے صوبے میں رواں مالی سال میں ایک مکمل اور علیحدہ محکمہ توانائی یعنی انرجی ڈیپارٹمنٹ قائم کیا جا چکا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی مساعی کے نتیجے میں حال ہی میں منعقدہ مئی 2011 کے کونسل آف کامن انٹرسٹ کے اجلاس میں صوبوں کو بجلی پیدا کرنے کے حوالے سے مزید اختیارات حاصل ہو چکے ہیں۔

حکومت پنجاب نے صوبے کے عوام کو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات دلانے کے لئے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے کوئی وقت ضائع کئے بغیر مختلف ذرائع سے بجلی کی پیداوار کے لئے جامع اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیراعلیٰ کے حالیہ دورہ چین کے دوران تونسہ بیراج پر 120 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے عظیم منصوبے کا معاہدہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آئندہ مالی سال 12-2011 کے بجٹ میں توانائی کے منصوبوں کے لئے 9 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال کے دوران نجی شعبے کے اشتراک سے کم ازکم 500 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ دیہی معیشت پر توانائی کے بحران کے اثرات کو کم کرنے کی غرض سے شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے ایک ارب 36 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

17. اٹھارھویں آئینی ترمیم سے صوبے کی انتظامی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوا ہے۔ حکومت پنجاب اپنی نئی آئینی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس سلسلے میں تمام ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں جن میں نئے قوانین کی تیاری اور نئی ذمہ داریوں کے لئے محکموں کو اضافی وسائل کی فراہمی اہم ہیں۔ ابھی تک وفاق سے کل 18 وزارتوں میں سے صرف 10 کو صوبے کے حوالہ کیا گیا ہے۔ میں یہاں یہ امر بھی معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ واضح آئینی تصریحات کے باوجود وفاقی حکومت Workers Welfare Fund اور Employees Old Age Benefit Institution کو صوبوں کے سپرد کرنے میں تامل کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

18. آپ کو یاد ہو گا کہ وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف نے وزارت اعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد اپنی حکومت کی ترجیحات کا ذکر کیا تھا۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے ان ترجیحات کی روشنی میں حکومتی پالیسیوں، کارکردگی اور مستقبل کی منصوبہ بندی کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جنابِ سپیکر!

19. رواں مالی سال کے دوران حکومت پنجاب نے غریب اور متوسط طبقہ کی امداد کے لئے مختلف سکیموں پر 21 ارب روپے کی خطیر رقم صرف کی ہے۔ مالی سال 12-2011 کے بجٹ میں ان pro-poor سکیموں کی مد میں دی جانے والی رقم 9 ارب روپے کے اضافے کے ساتھ 30 ارب روپے کرنے کی تجویز ہے۔ ان سکیموں کے تحت عام آدمی کی سہولت کے لئے آٹے کی قیمت کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کی غرض سے آئندہ مالی سال میں 13 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک کے دوران عوام کو اشیائے خورونوش فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں 4 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ رواں مالی سال میں کرسمس کے موقع پر مسیحی بھائیوں کی سہولت کے لئے کرسمس بازاروں میں 20 کلوگرام آٹے کا تھیلا 400 روپے میں فراہم کیا گیا۔ آئندہ مالی سال میں بھی کرسمس کے موقع پر حکومت پنجاب اسی نوعیت کے انتظامات کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں عوام کو پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

20. حکومت پنجاب نے روزمرہ استعمال کی اشیاء سستے داموں عوام تک پہنچانے کے لئے رواں مالی سال میں پنجاب کے پانچ اضلاع (لاہور، راولپنڈی، گوجرانوالہ، بہاولپور اور ساہیوال) میں سستے ماڈل بازاروں کا انتظام کیا ہے۔ جہاں کسان براہ راست اپنی اشیاء فروخت کرسکیں گے اور مڈل مین کی ناجائز منافع خوری کی روک تھام ممکن ہو سکے گی۔ حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں اس مقصد کے لئے 20 کروڑ 93 لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ ان ماڈل بازاروں کی افادیت کے پیش نظر حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں اس کا دائرہ کار وسیع کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

21. یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ صوبے کی معیشت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے میں برآمدات اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ پاکستانی پھل اور سبزیاں اپنے اعلیٰ معیار کے باوجود بین الاقوامی قانونی تقاضوں پر پورا نہ

اترنے کی وجہ سے عالمی منڈیوں میں فروخت نہیں ہو پاتیں۔ حکومت پنجاب نے ان منڈیوں کے تقاضوں کے مطابق سبزیوں اور پھلوں کی supply chain کو بہتر بنانے کے لئے 2 ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ امید ہے کہ اس منصوبہ کی بدولت صوبے سے پھلوں اور سبزیوں کی سالانہ برآمد میں کئی گنا اضافہ ہوگا۔

جنابِ سپیکر!

22. پاکستان کی تاریخ سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں کی طرف سے غریب عوام کو زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے دعوؤں اور وعدوں سے بھری پڑی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے روٹی، کپڑا اور مکان کو آج تک سیاسی نعرے کے طور پر استعمال نہیں کیا لیکن مسلم لیگ (ن) کی قیادت اور اس کی حکومت کو ان بے وسیلہ عوام کے دکھوں اور محرومیوں کا بخوبی اندازہ ہے جن کو اپنے سروں پر ایک چھت بھی میسر نہیں ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کی تاریخ کے مختلف ادوار میں ایسے تمام منصوبوں اور پروگراموں کا مقصد ان مراعات یافتہ طبقوں کو فائدہ پہنچانا تھا جن کی چوکھٹ پر زندگی کی نعمتیں اور آسائشیں پہلے سے سلام کرتی نظر آتی ہیں۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت عوام کو اپنے گھروں کی فراہمی معاشرے کے کم وسیلہ افراد کے ساتھ وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کے عہد وفا کی عکاس ہے۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت ابتدائی طور پر صوبے کے پانچ ضلعوں میں کم لاگت والے معیاری گھروں کی تعمیر کی منصوبوں پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔اس سکیم کے تحت جہاں حکومت پنجاب نے غریب اور متوسط طبقے کے عوام کی زندگی میں آسانی پیدا کرنے کی نئی رسم ڈالی ہے وہاں ایک شفاف نظام کے ذریعے اقرباپروری، سفارش اور دھونس دھاندلی کی اس روایت کا خاتمہ کیا ہے جو آج تک ایسی سرکاری سکیموں کا لازمی جزو سمجھی جاتی تھی۔ اس سکیم کے تحت گھروں کی الاٹمنٹ کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ یہ گھر صرف ان لوگوں کو ملیں جو ان کے 100 فیصد حقدار ہیں۔ چنانچہ گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے Live کیمرے کے سامنے کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے بعد درخواست گزاروں کے استحقاق کی مکمل چھان بین کی جاتی ہے۔ آشیانہ سکیم میں 10 فیصد گھر یتیموں، بیوگان اور شہداء کے ورثاء کے لئے رکھے گئے ہیں اور یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان 10 فیصد گھروں کی واجب الادا پہلی قسط جو کہ کل رقم کا 25 فیصد ہے حکومت پنجاب خود ادا کرے گی۔

جنابِ والا!

23.     ماہرین کی متفقہ رائے ہے کہ تعمیرات کے شعبے میں توسیع وترقی کم از کم 35 قسم کے مختلف صنعتی اور معاشی شعبوں میں ترقی اور فروغ کا باعث بنتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم نہ صرف بے گھر لوگوں کو چھت مہیا کرنے کا باعث بنے گی بلکہ اس کے ذریعے صوبے میں روزگار کے ان گنت مواقع بھی پیدا ہوں گے۔

جنابِ سپیکر!

24.     بے روزگاری ہمارے معاشرے کے سنگین مسائل میں سے ایک ہے۔ روزگار کے مواقع میں بڑھتی ہوئی کمی اور مہنگائی میں اضافے نے ہمارے عوام کو شدید مسائل سے دوچار کررکھا ہے۔ اس مسئلے سے ہمارا نوجوان طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے اور ہمارے نوجوانوں میں مایوسی اور بے یقینی کے رجحانات خطرناک شکل اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ہمیں اس امر کا مکمل ادراک ہے کہ پاکستان کی آبادی کا 60 فیصد حصہ 25 سال سے کم عمر کے نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے نزدیک یہ صورت حال ایک اہم اور سنگین قومی مسئلے کی حیثیت رکھتی ہے چنانچہ ہم نے اس مسئلے سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک مؤثر' جامع اور نتیجہ خیز لائحہ عمل تشکیل دیا ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے ہر سال ملک میں پڑھے لکھے بے روزگاروں کی تعداد میں اضافہ کرنے والے اداروں کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور دوسری طرف سرکاری اور نجی شعبوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی مطلوبہ استعداد بھی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ ہم نے تعلیم یافتہ اور ہنرمند نوجوانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے اور معاشرے کے کارآمد افراد بننے کے مواقع فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت آئندہ بجٹ میں نوجوانوں کو' جن کے ساتھ پاکستان کے مستقبل کی امیدیں وابستہ ہیں' خود روزگاری (self employment) کے ذریعے اپنی زندگیاں بنانے کے لئے اربوں روپے مختص کر رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

25.     مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے vision کے مطابق ان اربوں روپے کی مالیت سے ''پنجاب روزگار سکیم'' کے نام سے ایک جامع سکیم تشکیل دی گئی ہے۔ صوبے میں لاکھوں تعلیم یافتہ اور ہنرمند افراد کو باوقار روزگار فراہم کرنے کا یہ پروگرام تین حصوں پر مشتمل ہوگا:

(i) پروگرام کے تحت صوبے کے پڑھے لکھے بے روزگار افراد کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے آسان شرائط پر 20 ہزار Yellow Cabs مہیا کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 4 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ یہ Yellow Cabs پورے پنجاب میں ڈویژنل سطح پر آبادی کے تناسب کے مطابق مہیا کی جائیں گی تاہم جنوبی پنجاب جو کہ پنجاب کی آبادی کا 31 فیصد ہے' کو اس سکیم کے تحت خصوصی ترجیح دی جائے گی اور جنوبی پنجاب کے اضلاع میں فراہم کی جانے والی گاڑیوں کی تعداد کل تعداد کا 40 فیصد ہو گی۔ اس سکیم میں صرف پاکستان میں تیار کی جانے والی 800-CC تک والی بولان اور مہران گاڑیوں کو شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ سکیم ملکی صنعتی پیداوار کو بڑھانے میں بھی مددگار ہو گی۔

(ii) اس سمت میں ایک اور مثبت قدم کے طور پر زرعی اور ویٹرنری گریجوایٹس کو ساڑھے بارہ سے 25 ایکڑ فی کس کے حساب سے سرکاری زمین 15 سال کی lease پر دی جا رہی ہے۔ اس زمین پر ماڈل زرعی فارم بنانے کے لئے 9 لاکھ روپے فی زرعی گریجوایٹ قرضہ فراہم کئے جانے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ رواں مالی سال میں اس سکیم کے تحت 2000 امیدواروں کو الاٹمنٹ مکمل ہو چکی ہے اور آئندہ مالی سال 2011-12 میں 3000 زرعی اور وٹرنری گریجوایٹس کو اس سکیم کے تحت زرعی اراضی الاٹ کی جائے گی۔

(iii) روزگار کی فراہمی کے عمل میں گھریلو صنعتوں اور چھوٹے پیمانے کے کاروبار کا قیام اور فروغ اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ روزگار کے ان مواقع سے غربت کے خاتمہ میں بھی مدد ملتی ہے تاہم اس ضمن میں سب سے بڑی رکاوٹ آسان اور مناسب شرائط پر سرمائے کے حصول میں دشواری ہے۔ حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں ایک لاکھ تعلیم یافتہ اور ہنرمند افراد کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنانے کے لئے 20 ہزار روپے فی کس بلاسود قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جنابِ سپیکر!

26. ہم نوجوانوں کو ماہانہ سرکاری وظیفوں کا خوگر بنانے کی بجائے انہیں باعزت روزگار کے مستقل مواقع فراہم

کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم انہیں قدیم محاورے کے مطابق ایک مرتبہ مچھلی فراہم کرنے کی بجائے ایسا سازوسامان مہیا کریں جو مچھلی پکڑنے کے لئے ہمیشہ ان کا مددگار ثابت ہو سکے۔ مجھے یقین ہے کہ میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کے vision کے مطابق تشکیل دیا گیا خودروزگاری کا یہ پروگرام تعلیم یافتہ ہنرمند نوجوانوں کے خوابوں کی تعبیر ثابت ہوگا۔ میں یہاں یہ وضاحت بھی کرتا چلوں کہ ہمارے دوسرے ترقیاتی اور فلاحی منصوبوں کی طرح نوجوانوں کے لئے روزگار کی فراہمی کے اس سہ جہتی پروگرام میں بھی خواتین کے لئے یکساں مواقع موجود ہوں گے۔

جنابِ سپیکر!

27. میں یہاں گذشتہ دورحکومت کے دوران صوبے کے کم وسیلہ عوام خصوصاً دیہات میں بسنے والی آبادی کے ساتھ روا رکھی گئی ناانصافیوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ تاہم اس ایوان کے علم میں یہ تلخ حقیقت لانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں 2003 کے بعد عارضی کاشت سکیم کے تحت الاٹیوں کو توسیع کی سہولت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ جناب والا! یہ غریب کاشتکار اپنی اراضی کی الاٹمنٹ میں توسیع کے لئے، جو ان کے جسم و جاں کا رشتہ برقرار رکھنے کا واحد ذریعہ ہے، دربدر پھرنے اور سرکاری دفتروں کے چکر لگانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ حکومت پنجاب نے اس سکیم میں 2010 سے 2012 تک توسیع کر دی ہے اور ان کو مالکانہ حقوق بھی دیئے جا رہے ہیں۔ اس سکیم سے 18 ہزار سے زائد بے زمین کاشتکار اور چھوٹے زمیندار فائدہ اٹھائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

28. حکومت پنجاب نے رواں مالی سال 11-2010 میں ممنوعہ زون اور چراگاہ میں دو سالہ عارضی کاشت سکیم متعارف کرائی ہے جس میں الاٹمنٹ کی حتمی تاریخ 20-07-2011 ہے۔ اس سکیم کے تحت پانچ ہزار کاشتکاروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ تک الاٹمنٹ کر دی گئی ہے۔ یہ سکیم آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھی جانے کی تجویز ہے۔ اسی طرح پانچ سالہ عارضی کاشت سکیم جس میں ساڑھے بارہ ایکڑ تک سرکاری اراضی، جو ممنوعہ زون اور چراگاہ سے باہر ہے، مقامی بے زمین اور چار ایکڑ سے کم زمین کے مالکان کو الاٹ کی جا رہی ہے۔ اس سکیم سے مزید 6000 خاندان فائدہ اٹھائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

29. جناح آبادی سکیم پہلی مرتبہ جناب میاں محمد نواز شریف نے اپنی وزارت اعلیٰ کے پہلے دور میں پنجاب میں متعارف کروائی۔ گذشتہ دس سالہ آمریت کے تاریک دور میں اس سکیم کو بالکل نظرانداز کر دیا گیا۔ چنانچہ میاں محمد نواز شریف کی ہدایت پر سال 2009 میں وزیراعلیٰ پنجاب نے جناح آبادی سکیم کو پھر بحال کیا۔ جناح آبادی سکیم کے تحت بے گھر، بے زمین اور چھ ہزار روپے تک ماہانہ آمدنی رکھنے والے غریب لوگوں کو پانچ مرلہ پلاٹ مفت فراہم کئے جا رہے ہیں۔ فیزI میں اب تک 50 ہزار خاندانوں کو شفاف قرعہ اندازی کے ذریعے مفت الاٹمنٹ کی جا چکی ہے۔ پنجاب کے دیہاتوں اور مواضعات کا سروے کیا جا رہا ہے تاکہ جہاں کہیں بھی مناسب سرکاری اراضی دستیاب ہو اسے فیزII میں الاٹ کر دیا جائے۔

جنابِ سپیکر!

30. ہماری حکومت نے وزیراعلیٰ کی خصوصی ہدایت پر سرکاری اراضی پر قابض افراد اور قبضہ گروپوں کے خلاف ایک بھرپور مہم کا آغاز کیا جس کے نتیجہ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق اب تک 20 ارب روپے مالیت کی قیمتی سرکاری اراضی واگزار کر لی گئی ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں اس سطح پر سرکاری زمینوں کو واگزار کرانے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

جنابِ سپیکر!

31. لوگوں کے جان و مال کے تحفظ اور صوبہ میں امن و امان کی صورت حال کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے ہماری حکومت نے پولیس فورس کو جدید خطوط پر مسلّح اور منظّم کرنے کے متواتر اقدامات کئے ہیں۔ رواں مالی سال میں پولیس کے لئے مختص کردہ فنڈز 49 ارب 20 کروڑ روپے کے تھے انہیں بڑھا کر اگلے مالی سال میں 52 ارب 11 کروڑ کرنے کی تجویز ہے۔ دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں Counter Terrorism Department بھی قائم کر دیا ہے۔

جنابِ سپیکر!

32. وقت آ گیا ہے کہ ہم اس حقیقت کو تسلیم کر لیں کہ پاکستان میں اعلیٰ اور معیاری تعلیم پر ایک عام اور غریب آدمی کے بچوں کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کسی صاحب ثروت فرد کی اولاد کا۔ ہمارا یہ عزم ہے کہ پنجاب میں بسنے والا کوئی باصلاحیت اور ہونہار طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ ہم نے حکومت کی ذمہ داری ملنے کے فوراً بعد اس مقصد کے لئے پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فند میں اب تک 6 ارب روپے کی خطیر رقم فراہم کی جا چکی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس فنڈ کے لئے مزید 2 ارب روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔اس سہولت سے صوبے بھر کے ساڑھے 16 ہزار سے زیادہ مستحق اور ہونہار طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں یہ تعداد بڑھ کر 25 ہزار سے زائد ہو جائے گی۔ ان میں سے بہت سارے طالب علم LUMS ‘ FAST اور NUST جیسے اداروں میں بھی حکومت کے اخراجات پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان طالب علموں میں پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں کے طلبہ بھی شامل ہیں۔

جنابِ سپیکر!

33. جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جدید اور معیاری تعلیم پر اس ملک کے محروم معیشت عوام‘ غریب کسانوں اور مظلوم محنت کشوں کے بچوں کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا پاکستان کے وسائل پر نازونعمت کی زندگی گزارنے والی اشرافیہ کا۔ آیئے آج اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اس سوال کا جواب دیں کہ کیا یہ اس خدائے بزرگ و برتر کا فیصلہ ہے جسے ہم قادر و عادل کہتے ہیں کہ ایچیسن کالج اور اس جیسے دوسرے تعلیمی اداروں کی بلند و بالا عمارات کی تعمیر میں اپنا خون جگر صرف کرنے والے مزدور کا بچہ ان عالیشان اداروں میں قدم رکھنے کا خواب بھی نہ دیکھ سکے؟ نہیں یقیناً نہیں۔ ہماری حکومت نے غریب مگر ہونہار طلباء کو اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے دانش سکولوں کو قائم کر کے اس سوال کا عملی جواب دے دیا ہے۔حکومت 15 اضلاع میں دانش سکولوں کے قیام کا منصوبہ رکھتی ہے۔ اور اب تک تین اضلاع میں 6 دانش سکولز قائم کئے جا چکے ہیں۔ اگلے مالی سال میں مزید 8 دانش سکولز قائم کئے جائیں گے۔ یہ تمام دانش سکولز صوبے کے پسماندہ علاقوں میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

34. ابھی میں نے Punjab Educational Endowment Fund کا ذکر کیا ہے۔ اب میں آپ کی خدمت میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ذکر بھی کرتا ہوں۔ جس کے لئے 6 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس رقم سے پرائیویٹ سیکٹر کو تعلیم کے میدان میں حکومت کے شانہ بشانہ معیاری خدمات سرانجام دینے میں معاونت کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مالی تعاون سے اس وقت صوبے کے ہزاروں پرائیوٹ سکولوں میں 11 لاکھ سے زیادہ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

35. وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر آئندہ مالی سال میں سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو تعلیم تک رسائی مہیا کی جائے گی یعنی 100% انرولمنٹ اور 100% Retention یقینی بنائی جائے گی۔

جناب سپیکر!

36. تعلیمی میدان میں Position Holders کی صلاحیتوں کے اعتراف اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے صوبے میں پہلی مرتبہ ایسے ہونہار طالب علموں کو نقد انعامات دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے سرکاری سکولوں کے طلباء میں پہلے کی طرح آئندہ مالی سال کے دوران بھی گرانقدر نقد انعامات کی تقسیم کے سلسلے کو جاری رکھا جائے گا۔ مختلف امتحانات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طالب علموں کی نقد انعام سے حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ انہیں دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کے تعلیمی اور مطالعاتی دورے بھی کروائے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے دوران بھی ایسے دوروں کا انتظام کیا جائے گا۔ میں یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پنجاب کابینہ کے تمام وزراء اور ممبران اسمبلی جو سرکاری وفود میں شامل ہوتے ہیں وہ ان سرکاری غیر ملکی دوروں کے سفر کے اخراجات اپنی گرہ سے ادا کرتے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

37. تعلیم کے فروغ میں نجی شعبے کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم ان میں سے کچھ ادارے اس مقدس پیشے کے تقاضوں کو بطریق احسن ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اس ضمن میں یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ اس شعبے کی بہتر کارکردگی کو یقینی بنانے کے لئے ضروری قوانین یا کسی مشاورتی ادارے کی عدم موجودگی تعلیم کے نجی نظام میں موجود نقائص کی ایک اہم وجہ ہے۔ حکومت کو اس ضمن میں عوام کی مسلسل اور بڑھتی ہوئی شکایات اور مسائل کا بخوبی احساس ہے۔ چنانچہ حکومت ان مسائل پر غوروخوض کے لئے ماہرین تعلیم' پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے نمائندوں' دانشوروں' صحافیوں اور سول سوسائٹی کی مشاورت سے تعلیمی کونسل قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ تعلیمی کونسل دیگر تعلیمی مسائل کے علاوہ نجی شعبہ میں فیسوں میں یکطرفہ اضافے' اساتذہ کے کم سے کم معیار اور ان تعلیمی اداروں میں ضروری سہولتوں کی موجودگی جیسے امور پر اپنی سفارشات مرتب کرے گی۔ نیز یہ کونسل ایسے اقدامات بھی تجویز کرے گی جن کے تحت اعلیٰ ترین تعلیمی اداروں سمیت ہر نجی تعلیمی ادارہ غریب اور بے وسیلہ طلباء کی ایک متعینہ تعداد کے تعلیمی اخراجات اپنے ذمہ لے کر معاشرے کی طرف سے عائد ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے گا۔

جنابِ سپیکر!

38. تعلیم کی طرح صحت بھی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

☆ صوبے کے سرکاری ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہے اور اس کے لئے آئندہ مالی سال میں 5 ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

☆ رواں مالی سال سے مفت Dialysis کی سہولت کا دائرہ کار صوبے بھر میں پھیلا دیا گیا ہے۔ اور آئندہ مالی سال میں بھی اس مقصد کے لئے 30 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

☆ آئندہ برس ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے لئے 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

☆ رواں مالی سال میں صحت عامہ کی سہولتوں کو وسعت دینے کے لئے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں جدید ترین موبائل ہسپتالوں کو متعارف کروایا گیا۔ رواں مالی سال میں جنوبی پنجاب میں 6 موبائل ہسپتال آپریشنل ہوئے اور آئندہ مالی سال کے دوران 50 موبائل ہسپتال اپنا کام

شروع کر دیں گے۔ ہر موبائل ہسپتال سے اوسطاً 300 سے 400 مریض ہر روز علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

39. میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ ہماری حکومت نے رواں مالی سال میں صرف چار ماہ کی قلیل مدت میں 9 لاکھ ٹن گندم برآمد کی۔ ایک طرف حکومت نے اس برآمد سے پاکستان کے لئے وسیع زرمبادلہ کمایا تو دوسری طرف سرکاری گندم کی بروقت فروخت نے ہمارے گندم ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ کیا۔

جنابِ سپیکر!

40. سستے اور فوری انصاف کی فراہمی اس حکومت کا نصب العین ہے۔حکومت پنجاب صوبے میں آزاد اور خودمختار عدلیہ کے استحکام کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے عزم کا اعادہ کرتی ہے۔حکومت پنجاب عرصہ ہائے دراز سے التوا کا شکار مقدمات کے جلد از جلد فیصلوں کو ممکن بنانے کے لئے ضروری اقدامات کی غرض سے ایک ارب روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں عدالت عالیہ سے مشاورت کے بعد مزید ججوں کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

جنابِ سپیکر!

41. اب میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مالی سال 2011-12 میں General Revenue Receipts کا تخمینہ 654 ارب 67 کروڑ روپے ہے۔ اس میں NFC ایوارڈ کے تحت Divisible Pool سے حاصل ہونے والی آمدنی کا تخمینہ 530 ارب 80 کروڑ روپے ہے۔صوبائی ٹیکس ریونیو 88 ارب 51 کروڑ روپے اور صوبائی نان ٹیکس ریونیو کی مد میں 35 ارب 65 کروڑ روپے موصول ہونے کی امید ہے۔ جو رواں مالی سال کے آمدنی کے تخمینہ سے تقریباً 15 فیصد زیادہ ہے۔

جنابِ سپیکر!

42. مالی سال 2011-12 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 434ارب 74 کروڑ روپے ہے۔ آئندہ مالی سال 2011-12 کے لئے حکومت پنجاب 220 ارب روپے کا ایک ریکارڈ ترقیاتی بجٹ پیش کرنے کی تجویز دے رہی ہے جو کہ کل بجٹ کا تقریباً 34 فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

43. سالانہ ترقیاتی پروگرام صوبہ کی معاشی ترقی کے لئے حکومتی ترجیحات کا عکاس بھی ہوتا ہے۔ موجودہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کو سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے مکمل طور پر عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ سیلاب کی تباہ کاریوں اور مالی دشواریوں کے باوجود ہم نے سالانہ ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد پر ممکنہ حد تک کوشش کی۔ وفاق سے وصول ہونے والے محصولات میں کمی، سیلاب سے متاثرہ عوام کو فوری ریلیف مہیا کرنے، بحالی کے اقدامات اور رواں مالی سال میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 50 فیصد اضافے کی وجہ سے حکومت پنجاب کو اپنے محدود مالی وسائل کا ایک بہت بڑا حصہ ان مقاصد کے لئے مختص کرنا پڑا۔ ان عوامل کی بنیاد پر بعض شعبوں میں کچھ ترقیاتی اہداف مکمل طور پر حاصل نہ ہو سکے تاہم حکومت کی یہ بھرپور کوشش رہی کہ وہ سال کے دوران سماجی شعبہ جات میں مقرر کردہ اہداف کو پورا کرے۔ اسی طرح جنوبی پنجاب اور دیگر نسبتاً کم ترقی یافتہ اضلاع مثلاً جھنگ، خوشاب، میانوالی اور بھکر وغیرہ میں خصوصی ترقیاتی پروگرام پر بھی پوری توجہ سے عملدرآمد کیا گیا۔ مختلف شعبوں میں کئی نئے منصوبہ جات شروع کئے گئے۔

جنابِ سپیکر!

44. اگلے مالی سال 2011-12ء کا ترقیاتی پروگرام بھی حکومت کی ان ترجیحات کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔

جنابِ سپیکر!

45. آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں سماجی شعبہ جات کے لئے 71 ارب 63 کروڑ روپے سے زائد

رقوم مہیا کی جا رہی ہیں جو کہ موجودہ مالی سال کے ترمیم شدہ بجٹ سے 53 فیصد زائد ہے۔

جناب سپیکر!

46. تعلیم کے شعبہ کے لئے ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 23 ارب 90 کروڑ روپے ہے۔

- اگلے مالی سال میں شعبہ تعلیم میں سائنس لیبارٹریوں کے قیام کے لئے ایک ارب روپے رکھے جا رہے ہیں اور ایلیمنٹر ی اور ہائی سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے 55 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔
- مالی سال 12-2011 میں سکولوں کی اَپ گریڈیشن وغیرہ کے لئے ایک ارب روپے سے زائد رقم مختص کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 54 کروڑ روپے کی خطیر رقم موجودہ سکولوں کی پرانی عمارتوں کی تعمیرِنو کے لئے مختص کی جا رہی ہے۔
- اسی طرح 2500 سکولوں میں بنیادی سہولیات (missing facilities) کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 4 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- صوبہ میں نئے کالجز کے قیام اور موجودہ کالجز میں بنیادی ضروری سہولیات کی فراہمی کے لئے ایک ارب بیس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- پنجاب میں نالج سٹی کے قیام کے لئے رکھ ڈیرہ چاہل میں 4 ارب روپے مالیت کی زمین کی نشاندہی کر لی گئی ہے۔ یاد رہے کہ گذشتہ حکومت کے دور میں اس بیش قیمت اراضی پر اشرافیہ کے لئے رہائش گاہوں کی تعمیر کا فیصلہ کیا جا چکا تھا۔
- امتحانی نتائج میں غیر معمولی کارکردگی دکھانے والے سکول اور کالج اساتذہ کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا اور اس مد میں آئندہ مالی سال میں ایک ارب 12 کروڑ روپے رکھنے کی تجویز ہے۔
- وہ سپیشل طالب علم جو عام سکولوں میں تعلیم جاری رکھنے کے قابل ہوں گے ان کے لئے انہی سکولوں میں خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔

- رواں مالی سال میں طالب علموں میں ایک ارب 80 کروڑ روپے کی text books مفت جاری کی گئیں۔آ ئندہ مالی سال میں 2 ارب 20 کروڑ روپے کی text books مفت تقسیم کی جائیں گی۔
- رواں مالی سال میں پسماندہ اور دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والی میٹرک تک کی طالبات میں ایک ارب روپے کے وظائف تقسیم کئے گئے۔آ ئندہ مالی سال میں بھی اس پروگرام کے لئے ایک ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔
- سکول کونسلز کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- حکومت پنجاب نے اعلیٰ تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ہونہار طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے 2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز دی ہے جس سے ان طالب علموں کو ایک لاکھ laptop کمپیوٹرز تحفتاً دیئے جائیں گے۔
- حکومت پنجاب نے ڈیرہ غازی خان' ساہیوال' گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں چار نئے میڈیکل کالجز کی منظوری دے دی ہے۔ رواں مالی سال سے ان چاروں میڈیکل کالجز میں کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ آ ئندہ مالی سال2011-12 کے ترقیاتی بجٹ میں اس مد میں ایک ارب 90 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- ڈیرہ غازی خان میں اعلیٰ معیار کی حامل غازی یونیورسٹی کے منصوبے کے لئے بھی ضروری فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

47. صحت کے لیے آ ئندہ مالی سال 2011-12ء کے ترقیاتی پروگرام میں مجموعی طور پر 16 ارب 30 کروڑ روپے شعبہ صحت پر خرچ کرنے کی تجویز ہے۔صحت کے شعبہ میں Millennium Development Goals کے حصول کے لئے ساڑھے آٹھ ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ صحت کے شعبہ میں چیدہ چیدہ منصوبہ جات میں:

☆ ملتان اور بہاولپور میں کڈنی ہسپتال ؛

☆ فیصل آباد اور راولپنڈی میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیب ؛

☆ بہاولپور میں 410 بستروں پر مشتمل جدید ہسپتال ؛

☆ لاہور، فیصل آباد، ملتان اور رحیم یار خان کے ہسپتالوں میں برن یونٹس کا قیام ؛

☆ ملتان انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے ایمرجنسی وارڈ کی توسیع ؛

☆ ملتان میں 100 بستروں پر مشتمل جدید جنرل ہسپتال اور

☆ راولپنڈی میں ایک جدید یورالوجی ہسپتال کا قیام

بھی شامل ہے۔

☆ علاوہ ازیں رحیم یار خان میں شیخ زاید میڈیکل کالج کی بلڈنگ اور ہسپتال کی توسیع کے لئے 32 کروڑ روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔

☆ حکومت پنجاب نے صوبے میں ایک انتہائی جدید آرگن ٹرانسپلانٹ ہسپتال قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ہسپتال کے لئے لاہور شہر کے عین وسط میں سرکاری اراضی کو ناجائز قبضہ سے واگزار کرایا گیا ہے واضح رہے کہ اربوں روپے مالیت کی اس اراضی پر انتہائی بااثر افراد کی نظریں تھیں۔

جنابِ سپیکر!

48. حادثات کی صورت میں فوری طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے ریسکیو سروس (1122) کو پنجاب کے تمام اضلاع تک وسعت دی جا چکی ہے۔ اب مرحلہ وار اس سروس کو تحصیل ہیڈ کوارٹرز کی سطح پر شروع کرنے کا منصوبہ ہے۔ ریسکیو سروس کے لئے اگلے مالی سال میں 2 ارب 10 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

49. ہماری آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہونا چاہئے کہ گذشتہ 63 برسوں کے دوران معاشرے کے اس اہم حصے کی فلاح و بہبود، نشوونما اور ترقی پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا سکی۔ حکومت پنجاب نے اس ضمن میں ماضی کی کوتاہیوں کا ازالہ کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی معاشرہ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔ خواتین کی ترقی کے حوالے سے ترکی اور ملیشیا کی روشن مثالیں ہمارے لئے Role Model کا درجہ رکھتی ہیں۔ اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے تقریباً 13 ارب روپے کے منصوبے مختلف شعبہ جات میں تجویز کئے جا رہے ہیں۔ خواتین کو اعلیٰ تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لئے حکومت پنجاب فیصل آباد، سیالکوٹ، ملتان اور بہاولپور میں خواتین کی نئی یونیورسٹیوں کے قیام کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جانے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ملازمت پیشہ خواتین کے لئے ہاسٹل کی تعمیر اور Gender Reform Action Plan پر عملدرآمد بھی شامل ہے۔

جنابِ سپیکر!

50. تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ حکومت کھیلوں کو فروغ دینے پر بھی خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اگلے مالی سال میں اس شعبہ کے لئے ایک ارب 60 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب نجی شعبے کے تعاون سے کھیلوں کی معیاری سہولیات کو پورے پنجاب میں پھیلانے کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔

جنابِ سپیکر!

51. قیام پاکستان سے لے کر استحکام پاکستان کی جدوجہد میں اقلیتوں کے قابل قدر کردار سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ اقلیتیں ہمارے معاشرے کا نہایت اہم حصہ ہیں۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور انہیں قومی ترقی کے دھارے میں شامل کرنا حکومت پنجاب کی ایک اہم ترجیح ہے۔ چنانچہ اقلیتوں کی ترقی کے لئے آئندہ مالی سال میں 22 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔ اس رقم سے ترقیاتی سکیموں کے علاوہ اقلیتی طلباء کو وظائف بھی دیئے جائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

52. جنوبی پنجاب نسبتاً کم ترقی یافتہ اضلاع پر مشتمل ہے۔ جنوبی پنجاب کے اضلاع کی کل آبادی پنجاب کی آبادی کا 31 فیصد ہے۔ ہماری حکومت جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے خصوصی کاوشیں کر رہی ہے۔ چنانچہ آئندہ مالی سال 12-2011 کے ترقیاتی بجٹ میں جنوبی پنجاب کے منصوبوں کے لئے 70 ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 32 فیصد ہے۔ حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب ترقیاتی پروگرام کے نام سے اس علاقے کی ترقی کے لئے ایک خصوصی اور جامع پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت اگلے مالی سال میں 10 ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع (بہاولپور، بہاولنگر، لودھراں، مظفرگڑھ اور راجن پور) کی معاشی ترقی کے لئے دو منصوبہ جات شروع کیے گئے ہیں جن کی لاگت 11 ارب 66 کروڑ روپے ہے اور ان پر عملدرآمد کے لئے اگلے مالی سال میں 2 ارب 48 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے ٹرائبل ایریاز کی ترقی کے لئے 3 ارب 38 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ترقیاتی منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں 15 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح بارانی علاقوں میں 200 Mini Dams کی تعمیر کے لئے 16 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ بھکر، میانوالی، خوشاب اور جھنگ کے اضلاع کی ترقی کے لئے مالی سال 11-2010ء میں خصوصی طور پر 2 ارب روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ ان اضلاع میں جاری سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

53. محنت کشوں کی محنت شاقہ کے بغیر صنعتی ترقی کے پہیے کو رواں دواں رکھنے کا تصور بھی نہیں کیا سکتا۔ حکومت پنجاب نہ صرف مزدوروں کے لئے کم سے کم اجرت کے قانون پر عملدرآمد کرا چکی ہے بلکہ حکومت کے ورک چارج ملازمین کو بھی اس قانون کے دائرہ کار میں شامل کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے محنت کشوں کو صحت کی معیاری سہولتیں فراہم کرنے کے لئے سوشل سیکورٹی کے تمام ہسپتالوں میں جدید ترین آلات اور سازوسامان مہیا کیا ہے۔ اسی ضمن میں نواز شریف سوشل سیکورٹی ہسپتال میں ایک جدید ترین کارڈیالوجی سینٹر بنایا جا رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

54. جس طرح پینے کا صاف پانی انسانی صحت اورنشوونما کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح نکاسی آب کا مناسب انتظام بھی انسانی صحت کے لئے ازحد ضروری ہے۔حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں اس مد میں 10 ارب روپے خرچ کرے گی۔ اس سے شہری اور دیہی علاقوں میں پانی کی فراہمی اور نکاسی کے انتظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت 55 فیصد فنڈز دیہی علاقوں میں خرچ کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں اگلے مالی سال سے صوبہ بھر میں صاف پانی کی فراہمی کا نیا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔جس کے تحت واٹر فلٹریشن پلانٹ مہیا کئے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے ترقیاتی پروگرام میں 2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ مزید برآں کڑوے اور کھارے پانی والے علاقوں میں واٹر سپلائی سکیموں کی تعمیر اور پہلے سے موجود سکیموں کی اصلاح و بحالی کے لئے1 ارب 82 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

55. مقامی سطح کی ترقیاتی سکیموں پر 3 ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔جس میں دیہی علاقوں میں رابطہ سڑکیں، تعلیمی اداروں میںMissing Facilities کی فراہمی اور نکاسی آب اور دیگر بنیادی سہولتوں کے منصوبے شامل ہیں۔ ان سکیموں کی نشاندہی منتخب عوامی نمائندے کریں گے۔ مقامی حکومتوں کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 12 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

56. پاکستان کی معیشت بنیادی طور پر زرعی معیشت ہے۔ پنجاب کو پاکستان کی Food Basket سمجھا جاتا ہے۔ پنجاب کی اس شناخت کو برقرار رکھنے اور زرعی شعبے کی ترقی اور فروغ کے لئے جامع اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں زرعی شعبہ میں 3 ارب 40 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ زرعی شعبہ کے تمام جاری منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ آبپاشی کے بغیر اچھی زرعی پیداوار ممکن نہیں اس لئے پانی کے محدود وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنانے کے لئے آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب نے اپنے ترقیاتی پروگرام کا سب سے بڑا انفرادی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ تقریباً 19 ارب 15 کروڑ

روپے کی لاگت سے اصلاح آبپاشی کے اس پروگرام کے تحت 1 لاکھ ایکڑ پر ڈرپ اریگیشن کی تنصیب‘ 7 ہزار کھالہ جات کی اصلاح اور کاشتکاروں کے لئے 2 ہزار لیزر یونٹ کی فراہمی شامل ہیں۔

جنابِ سپیکر!

57. مالی سال 2011-12 میں لائیوسٹاک کے شعبہ میں 2 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ اور خود روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مویشیوں کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں علاج کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ جنوبی پنجاب میں شعبہ لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے لائیوسٹاک یونیورسٹی بہاولپور کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اس مد میں اگلے مالی سال کے بجٹ میں 44 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ میں اس معزز ایوان کو انتہائی مسرت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رواں مالی سال میں پنجاب کی 63 سالہ تاریخ میں پہلی دفعہ گوشت ملیشیا کو برآمد کیا گیا۔ اس سے قبل ملیشیا کی گوشت کی منڈی پر بھارت پوری طرح چھایا ہوا تھا۔ اس سیکٹر کو جدید خطوط پر منظّم کرنے کے لئے برادر اسلامی ملک ایران کے تعاون سے ایک State of the Art میٹ پراسیسنگ پلانٹ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ لائیوسٹاک کی افزائش اور فروغ کے لئے حکومت پنجاب نے Punjab Livestock and Dairy Development Board بھی قائم کر دیا ہے۔ جو نہ صرف ماڈل لائیوسٹاک فارمز کے ذریعے زمینداروں کی تربیت کا اہتمام کرے گا تا کہ وہ جدید طریقے اپناتے ہوئے مویشیوں کی بہتر نگہداشت کریں اور اپنی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کر سکیں بلکہ ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے فروغ میں معاون ثابت ہو گا۔ آئندہ مالی سال 2011-12 میں پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

58. آبپاشی کے نظام کو بہتر بنائے بغیر زرعی خود کفالت کا تصور ممکن نہیں۔ پنجاب میں یہ نظام 37 ہزار کلو میٹر پر محیط ہے۔ جس سے 21 ملین ایکڑ رقبہ سیراب کیا جا رہا ہے۔ حالیہ سیلابوں میں ہمارے نہری نظام کو بُری طرح نقصان پہنچا۔ ہماری یہ کوشش ہو گی کہ 100 سال سے قائم اس ورثہ کی مکمل دیکھ بھال کریں اور اس میں ہر ممکن

بہتری اور توسیع کریں۔ آ ئندہ مالی سال کے بجٹ میں آبپاشی کے شعبہ کے لئے 11 ارب 25 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ مزید برآں اگلے مالی سال میں انشاء اللہ خانکی اور بلوکی ہیڈورکس اور جناح بیراج پر کام شروع کیا جائے گا جس کے لئے ضروری فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بارانی علاقوں میں سمال ڈیمز کی تعمیر کے لئے 1 ارب 21 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

59. ملکی معیشت میں جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اگلے مالی سال میں اس شعبہ میں ایک ارب 23 کروڑ سے زائد روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

60. صنعتیں ہماری معیشت کی جان اور خوشحال زندگی کی ضمانت ہیں۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش رہے گی کہ صوبے کے ماحول کو Business Friendly رکھا جائے تاکہ نجی شعبہ میں زیادہ سے زیادہ صنعتیں قائم ہوں۔ جس سے روزگار کے مواقع میسر ہوں گے اور پنجاب کے عوام خوشحال زندگی بسر کرسکیں گے۔ سرمایہ کاری کو ترویج دینے کے لئے اگلے مالی سال میں موٹروے پر ایک نیا صنعتی شہر تعمیر کرنے کی تجویز ہے جس کے لئے حکومت نے ترقیاتی پروگرام میں 2 ارب پچاس کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

61. صنعتی و زرعی ترقی ہنرمند افرادی قوت سے مشروط ہے۔ ہمارے ملک میں ایک طرف تو ہنرمند افراد کی شدید کمی ہے اور دوسری جانب لاکھوں افراد بے روزگار ہیں۔ صنعتی شعبہ کو بھی ہنرمند افراد کی کمی کی وجہ سے مشکلات درپیش ہیں۔ لہٰذا حکومت پنجاب نے نوجوانوں کو فنی تربیت فراہم کرنے والے ادارے TEVTA کو مالی اور انتظامی خود مختاری دے دی ہے۔ تاکہ تیز رفتاری سے نوجوانوں کو جدید فنی علوم یعنی Market Driven کورسز میں تربیت دی جائے اور وہ صنعتی و زرعی شعبہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بہتر اور باعزت روزگار کے مواقع حاصل کرسکیں۔ فنی تعلیم کے لئے آئندہ مالی سال 2011-12

کے میزانیہ میں 2 ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

62. سماجی اور صنعتی ترقی میں بہترین انفراسٹرکچر ایک اہم کردارا دا کرتا ہے۔اس شعبہ میں آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 59 ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔جس میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 36 ارب 65 کروڑ روپے اور Urban Development کے لئے 8 ارب 50 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

63. اگلے مالی سال میں حکومت پنجاب نے موجودہ سڑکوں کی بحالی پر خصوصی توجہ مرکوز کی ہے لہٰذا اس مقصد کے لئے بجٹ میں 4 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ پہلے سے جاری شدہ شاہرات کے منصوبوں کو آئندہ مالی سال 2011-12 میں مکمل کیا جائے گا۔کاشتکار بھائیوں کو اپنی اجناس کی منڈیوں تک باآسانی رسائی کے لئے نئی Farm to Market Roads کا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے اور اس مقصد کے لئے مالی سال 2011-12 کے ترقیاتی بجٹ میں 2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

64. ہمارا ملک اور ہمارا خطہ پنجاب تہذیب و ثقافت کا مرکز ہے۔اپنے تہذیبی ورثہ کو دنیا میں روشناس کرانے کے لئے سیاحت کا کردار نمایاں ہے۔مقامی اور بین الاقوامی سیاحت کے فروغ اور ثقافتی ورثہ، آثارِ قدیمہ کے تحفظ اور اطلاعات ونشریات کے فروغ کے لئے جاری منصوبوں پر تقریباً 42 کروڑ روپے سے زائد خرچ کئے جائیں گے۔حکومت نے عوامی تفریح کے ذرائع مثلاً سرکس، تھیٹر وغیرہ پر تفریحی ٹیکس کو 65 فیصد سے کم کر 20 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔سینما کی صنعت کو سہارا دینے کے لئے سینماؤں کو تین برسوں کے لئے تفریحی ٹیکس سے مکمل طور پر مستثنیٰ قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اسی طرح صوبے کے مختلف حصوں میں لگائی گئی Chair Lifts کی ٹکٹوں پر بھی تین برسوں کے لئے کوئی ٹیکس نہیں ہوگا۔

جنابِ سپیکر!

65. موجودہ مالی سال کے دوران جناب وزیراعلیٰ کی ہدایت پر مختلف اضلاع میں خصوصی ترقیاتی پروگرام (Package) شروع کئے گئے ۔ ان پروگرام کے تحت مقامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترقیاتی سکیموں کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس کامیاب تجربہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے سال ضلعی Packages کے لئے 5 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

66. چولستان کی ترقی کے لئے اگلے مالی سال میں چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو 38 کروڑ روپے مہیا کئے جا رہے ہیں۔ جس سے چولستان میں سڑکوں کی تعمیر، پینے کا پانی اور لائیوسٹاک وغیرہ کی ترقی کے لئے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں چولستان میں لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے 40 کروڑ روپے سے زائد لاگت کا منصوبہ ''شادباد کوآپریٹو لائیوسٹاک فارم پراجیکٹ'' شروع کیا گیا ہے جس کے لئے اگلے مالی سال میں 9 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

67. آج کا دور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ Information Technology سے نہ صرف استعداد کار میں تیزی آتی ہے بلکہ اس سے کاروبار میں وسعت، شفافیت اور احتسابی عمل کو بھی فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اگلے مالی سال میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی کیلئے 2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

68. حکومت معدنیات کو ترقی دے کر قدرتی وسائل سے بھرپور استفادہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ حکومت کی پالیسی ہے کہ معدنیاتی کانوں کی Exploration کے لئے نجی شعبہ کے اشتراک سے اقدامات کرے تاکہ معدنیات کے شعبہ میں مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کا فروغ ہو۔ معدنیات کے شعبہ کی ترقی کے لئے سال 2011-12 میں 30 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔ان چیدہ چیدہ منصوبوں میں ڈیرہ غازی خان' خوشاب'

چکوال اور میانوالی میں Mining Estates کا قیام‘ چنیوٹ اور ڈیرہ غازی خان میں لوہے کی کانوں کی Feasibility Study اور پوٹھوہار کے علاقے میں موجود کوئلے کے ذخائر کا صحیح تخمینہ لگانا شامل ہے۔

جنابِ سپیکر!

69. ان پروگراموں پر عملدرآمد سے صوبہ بھر میں نہ صرف موجودہ انفراسٹرکچر کی بحالی ہوگی بلکہ دیہی اور شہری علاقوں میں روزگار کے بہتر مواقع میسر ہوں گے جو کہ یقیناً صوبہ میں معاشی ترقی کا باعث ہوگا جس سے غربت میں کمی واقع ہوگی۔

جنابِ سپیکر!

70. سرکاری ملازمین قومی ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد اور عوام تک خدمات پہنچانے والی حکومتی مشینری کا ایک اہم جزو ہیں۔ یہ ملازمین اور پنشنرز اپنی محدود آمدنی کی وجہ سے مہنگائی اور افراط زر سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ سرکاری ملازمین کو درپیش مالی مسائل کے پیش نظر اپنے محدود وسائل کے باوجود ہماری حکومت نے صوبائی ملازمین کو تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح میں ایسے پنشنرز جو 30 جون 2002 کو یا اس سے قبل ریٹائر ہوئے تھے ان کی پنشن میں 20 فیصد اور یکم جولائی 2002 کو اور اس کے بعد ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن میں 15 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں‘ Conveyance الاؤنس جو کہ اس وقت پنجاب کے صرف 9 بڑے شہروں تک محدود ہے یا صرف محکمہ تعلیم اور ماتحت عدلیہ کے ملازمین کو mobility الاؤنس کی شکل میں دیا جا رہا ہے‘ میں انتہائی مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ یہ الاؤنس آئندہ مالی سال میں سارے پنجاب میں‘ قطع نظر تعیناتی‘ موجودہ مقررہ شرح سے نافذ العمل ہوگا اور محکمہ تعلیم اور ماتحت عدلیہ کے ملازمین کو اس بات کی آپشن دی جائے گی کہ وہ دونوں میں سے ایک اختیار کر لیں۔ اس کے علاوہ میں گریڈ 1 تا 15 کے تمام سرکاری ملازمین کے Conveyance الاؤنس میں 25 فیصد اضافہ اعلان کرتا ہوں۔ ان تمام اقدامات کا اطلاق یکم جولائی 2011 سے ہوگا۔

جنابِ سپیکر!

71. مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران، ماتحت عملہ اور اپنے سٹاف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

**پاکستان پائندہ باد**